سپریم کورٹ رپورٹس (1997) SUPP. 3 ایس سی آر

کارتیکیہ وی۔ سارابھائی

بنام

کمشنر انکم ٹیکس

4 ستمبر 1997

[بی۔این۔کرپال اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961 - دفعہ 2(47) اور 45۔

حاصل سرمایہ-سرمایہ اثاثوں کی منتقلی-حصص کی ظاہری قیمت میں کمی-ایسے حصص کے مالک کو کمی پر وصول کی جانے والی رقم-منعقدہ، دفعہ 2(47) کے معنی کے اندر منتقل ہوتی ہے اور حاصل سرمایہ کے طور پر قابل ٹیکس ہوتی ہے۔

کمپنیز ایکٹ 1956 - دفعہ 87(2)(سی) اور 100 - حصص کی قیمت میں کمی-ایسے حصص کے مالک کو کمی پر وصول کی جانے والی رقم سرمائے کے منافع سے مشروط ہے۔

اپیل کنندہ نے ایک کمپنی کے 90 غیر مجموعی ترجیحی حصص خریدے تھے، جن میں سے ہر ایک کی قیمت 1000 روپے فی حصص کی قیمت 420 روپے تھی۔اس سے پہلے 1965 میں، کمپنی ایکٹ کے دفعہ 100(1)(c) کے تحت کمپنی کے حصص کے سرمائے میں کمی پر 500 روپے فی حصص کی رقم کا تعین کرنے والے کو ادا کیا گیا تھا۔

سال 1966 میں حصص کی قیمت میں مزید کمی کی گئی اور کمپنی کے غیر معمولی جنرل اجلاس میں ایک خصوصی قرارداد منظور کی گئی جس کے ذریعے کمپنی کی ذمہ داری 500 روپے فی حصص سے کم کر کے 50 روپے فی حصص کر دی گئی اور 450 روپے فی حصص کی نقد رقم ادا کی گئی۔ ٹیکس دہندگان کو موصول ہونے والی 450 روپے فی حصص کی وصولی انکم ٹیکس افسر کی جانب سے حاصل سرمایہ سے مشروط تھی لیکن اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے اس فیصلے کو مسترد کر دیا۔ اپیل پر انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے انکم ٹیکس افسر کا حکم بحال کر دیا جس کی تصدیق عدالت عالیہ کے حکم سے کی گئی تھی۔

ٹیکس دہندگان کی جانب سے ترجیح دی گئی موجودہ اپیل میں درخواست گزار کی دلیل یہ تھی کہ کوئی حاصل سرمایہ ٹیکس نہیں ہوسکتا کیونکہ حصص کی قیمت 500 روپے سے کم کر کے 50 روپے فی حصص کرنا کسی بھی حق کو ختم کرنے کے مترادف نہیں ہے اور اس لیے اسے ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے تحت منتقلی کے طور پر نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کمپنی کا حصہ دار ہے اور ایکٹ کی دفعہ 45 کا اطلاق نہیں ہوتا کیونکہ اپیل کنندہ نے کوئی فروخت نہیں کی تھی اور یہ رقم صرف حصص کے حوالے کرنے کے خلاف وصول کی گئی تھی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے

منعقد 1.1. : عدالت عالیہ نے اس نتیجے پر پہنچنے میں درست فیصلہ کیا کہ ترجیحی حصص کی قیمت میں کمی کے نتیجے میں اپیل کنندہ نے فوری معاملے میں حاصل سرمایہ ٹیکس ادا کیا تھا۔ [754-ڈی]

2.1۔ سرمایہ اثاثوں پر حق میں کمی انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے دفعہ 2(47) میں اظہار کے معنی کے اندر منتقلی کے مترادف ہوگی۔ [753-ایچ]

1.3. ایکٹ کی دفعہ 2(47) جس میں سرمائے کے اثاثے کے حوالے سے 'منتقلی' کی تعریف کی گئی ہے، ایک جامع تعریف ہے جس میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی اثاثے کو ترک کرنا یا اس میں کسی بھی حق کو ختم کرنا سرمائے کے اثاثے کی منتقلی کے مترادف ہے۔ فروخت ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے تحت منتقلی کے طریقوں میں سے صرف ایک ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سرمائے کا فائدہ حاصل

کرنے کے لئے، سرمائے کے اثاثے کی فروخت ہونی چاہئے۔اثاثے کو ترک کرنا یا اس میں موجود کسی بھی حق کو ختم کرنا، جو فروخت کے برابر نہیں ہوسکتا ہے، کو بھی منتقلی سمجھا جا سکتا ہے اور کسی بھی سرمائے کے اثاثے کی منتقلی سے پیدا ہونے والے منافعے پر ایکٹ کی دفعہ 45 کے تحت ٹیکس عائد کیا جا سکتا ہے۔

2.1. کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 100(1)(سی) کی بنیاد پر، ایک کمپنی کو حصص کے سرمائے کو کم کرنے کا حق حاصل ہے اور ایک طریقہ جو اپنایا جا سکتا ہے وہ ترجیحی حصص کی فیس کی قیمت کو کم کرنا ہے۔

[753-بی]

2.2. حصص کی قیمت میں کمی پر کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 87(2)(سی) کے پیش نظر ایسے حصص کے مالک کا رائے دہی کا حق کم کر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ حصہ دار ہی رہتا ہے۔اس کے علاوہ ترجیحی حصہ دار کا اپنے حصص کے سرمائے پر منافع کا حق اور تحلیل ہونے پر خالص اثاثوں کی تقسیم میں حصہ لینے کا حق سرمائے میں کمی کی حد تک متناسب طور پر ختم ہو جاتا ہے۔[753-جی،751-ایف]

انارکلی سارابھائی لمیٹڈ بمقابلہ سی آئی ٹی، (1997) 224 آئی ٹی آر 422 (ایس سی) پر بھروسہ کیا گیا۔

انارکلی سارابھائی بمقابلہ سی آئی ٹی، گجرات، (138) آئی ٹی آر 437، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

سی آئی ٹی بمقابلہ آر ایم امین، (106) آئی ٹی آر 368، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 1098 آف 1982۔

1976 کے آئی۔ٹی۔آر نمبر 68 میں گجرات عدالت عالیہ کے 6.8.81 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایس گنیش، درخواست گزار کے لیے میسرز جے۔ بی۔ ڈی اینڈ کمپنی کے لیے منزا ے کے ورما۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس راجپا اور بی کے پرساد۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

جسٹس کیرپال نے کہا کہ عدالت عالیہ کی جانب سے منظور کردہ سرٹیفکیٹ کے تحت اس اپیل میں صرف ایک سوال زیر غور آتا ہے کہ کیا کمپنی کی جانب سے سرمائے کا ایک حصہ ادا کرنے اور اس کے حصص کی قیمت میں کمی کے نتیجے میں حصہ دار کے پاس موجود حصص کا حق ختم ہو جائے گا تاکہ حصص سرمایہ میں کمی پر ادا کی جانے والی رقم حاصل سرمایہ ٹیکس میں تبدیل ہو جائے۔

اپیل کنندہ نے سارا بھائی لمیٹڈ نامی کمپنی کے 90 غیر مجموعی ترجیحی حصص خریدے تھے، جن میں سے ہر ایک کی قیمت 1,000 روپے فی حصص 420 روپے ہے۔ 1965 میں، کمپنیز ایکٹ کے سیکشن 100(1)(c) کے تحت کمپنی کے حصص کے سرمائے میں کمی پر 500 روپے فی ترجیحی شیئر کی رقم کا تعین کرنے والے کو ادا کیا گیا۔ یہ ہر حصص کی قیمت کو 1,000 روپے سے کم کر کے 500 روپے کر کے اور 500 روپے نقد ادا کر کے کیا گیا۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ 500 روپے فی حصص کی قیمت کے 90 غیر مجموعی ترجیحی حصص کا ہولڈر بن گیا، اس کی جگہ 1000 روپے فی حصص کی قیمت کے حصص کا حامل بن گیا۔

موجودہ معاملے میں، ہم 1966 میں ہونے والے حصص کی فیس ویلیو میں مزید کمی کے بارے میں فکر مند ہیں۔ 10.1.1966 کو منعقدہ سارا بھائی لمیٹڈ کے غیر معمولی جنرل اجلاس میں، کمپنی کی طرف سے ایک خصوصی قرارداد منظور کی گئی جس کی بنیاد پر اس نے ترجیحی حصص پر اپنی ذمہ داری کو 500 روپے فی حصص سے کم کر کے 50 روپے فی حصص کر دیا۔ اس طرح درخواست گزار کے حصص جو اصل میں 1000 روپے کی فیس ویلیو کے تھے، صرف 50 روپے کی فیس ویلیو کا حصہ بن گئے۔ یہ کمی دو مراحل میں ہوئی تھی، پہلا جب فیس ویلیو 1000 روپے سے کم کر کے 500 روپے فی شیئر کر دی گئی اور دوسری یہ کہ فیس ویلیو 500

روپے فی شیئر سے کم کر کے 50 روپے فی شیئر کر دی گئی۔

درخواست گزار نے اصل میں 1000 روپے فی حصص کے ترجیحی حصص 420 روپے فی حصص کی قیمت پر خریدے تھے۔ پہلی کٹوتی کے وقت، انھیں 500 روپے فی حصص نقد واپس ملے۔ دوسری کٹوتی کے وقت، جس کے ساتھ ہم اس معاملے میں فکر مند ہیں، اپیل کنندہ کو نقد میں 450 روپے فی حصص کی مزید رقم ملی۔

انکم ٹیکس افسر کی رائے تھی کہ 450 روپے فی حصص کی رقم، جو اب ٹیکس دہندگان کو ملتی ہے، حاصل سرمایہ ٹیکس کے تابع ہے۔ تاہم درخواست گزار نے دلیل دی کہ چہرے کی قیمت میں اس طرح کی کمی کے نتیجے میں ٹیکس دہندہ کا حق ختم نہیں ہوتا ہے اور انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 2(47) (اس کے بعد اسے 'ایکٹ' کہا جاتا ہے) میں موجود اس اظہار کے معنی میں کوئی منتقلی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس پر کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے اپیل کنندہ کی دلیل قبول نہیں کی اور مذکورہ رقم پر ٹیکس عائد کر دیا۔

اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیل گزار کی اپیل کامیاب ہو گئی اور 23,490 روپے کی رقم، جسے حاصل سرمایہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا، کو ٹیکس کے لئے ذمہ دار قرار نہیں دیا گیا۔ تاہم ریونیو نے دوسری اپیل دائر کی اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے انکم ٹیکس افسر کے احکامات کو بحال کر دیا۔ درخواست گزار کے کہنے پر انکم ٹیکس ٹریبونل نے قانون کے مندرجہ ذیل سوال کو گجرات عدالت عالیہ کو بھیج دیا۔

کیا اس معاملے کے حقائق کی بنیاد پر ٹریبونل نے درست کہا ہے کہ ٹیکس دہندگان نے ترجیحی حصص کے سرمائے میں کمی پر حاصل سرمایہ پایا تھا جو حاصل سرمایہ ٹیکس کے لیے ناقابل قبول ہے؟

عدالت عالیہ نے اس معاملے پر مکمل غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ٹریبونل نے صحیح کہا تھا کہ اپیل کنندہ نے ترجیحی حصص کے سرمائے میں کمی پر حاصل سرمایہ حاصل کیا تھا اور یہ کیپیٹل گین ٹیکس کے لئے قابل قبول تھا۔اس کے بعد اپیل گزار کی درخواست پر عدالت عالیہ نے اپیل کی اجازت دے دی۔لہذا، یہ اپیل۔

درخواست گزار کی جانب سے مسٹر گنیش نے زور دے کر کہا کہ موجودہ معاملے میں کوئی حاصل سرمایہ ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔عرضی میں کہا گیا تھا کہ حصص کی قیمت کو 500 روپے سے کم کر کے 50 روپے فی حصص کرنا کسی بھی حق کو ختم کرنے کے مترادف نہیں ہے اور اس لئے اسے ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے معنی میں منتقلی نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور اپیل کنندہ کمپنی کا حصہ دار ہی رہے گا۔یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایسی کوئی منتقلی نہیں ہو سکتی جہاں حصہ دار کو کمپنی سے رقم واپس ملتی ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے انکم ٹیکس کمشنر، گجرات بمقابلہ آر ایم امین، 106 آئی ٹی آر 368 کے طور پر رپورٹ کیے گئے معاملے کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔آخر میں، یہ پیش کیا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 45 لاگو نہیں ہے کیونکہ اپیل کنندہ نے کوئی فروخت نہیں کی تھی۔یہ پیش کیا گیا تھا کہ کمپنی کی خصوصی قرارداد کے نتیجے میں، اپیل کنندہ کو حصص کے ہتھیار ڈالنے کے بدلے رقم مل گئی اور یہ فروخت کے مترادف نہیں ہوگا۔

فاضل وکیل شری گنیش کی اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے کہ کٹوتی کا مطلب سرمائے کے اثاثے کی منتقلی نہیں ہے۔ایکٹ کی دفعہ 2(47) درج ذیل ہے:

" 2(47) سرمائے کے اثاثے کے سلسلے میں 'منتقلی' میں شامل ہیں:

(ا) اثاثے کی فروخت، تبادلہ یا دستبرداری؛ یا

(ب) اس میں کسی بھی حقوق کا خاتمہ۔ یا

(ج) کسی بھی قانون کے تحت اس کا لازمی حصول؛ یا

(د) ایسی صورت میں جہاں اثاثے کو اس کے مالک کے ذریعہ اسٹاک ان ٹریڈ یا اس کے ذریعہ چلائے جانے والے کاروبار کے طور پر سمجھا جاتا ہے، اس طرح کی تبدیلی یا سلوک؛ یا

(ر) کوئی بھی لین دین جس میں کسی غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی اجازت دی گئی ہو جس میں جائیداد کی منتقلی ایکٹ، 1882 (4 آف 1882) کی دفعہ 53اے میں ذکر کردہ نوعیت کے معاہدے کی جزوی کارکردگی میں لیا گیا ہو یا برقرار رکھا جائے۔ یا

(ج) کوئی بھی لین دین (چاہے کوآپریٹو سوسائٹی، کمپنی یا افراد کی کسی دوسری ایسوسی ایشن کارکن بننے یا اس میں حصص حاصل کرنے کے ذریعے یا کسی معاہدے یا کسی بھی انتظام یا کسی اور طریقے سے) جس کا اثر کسی غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی، یا لطف اندوز ہونے کے قابل بنانے پر ہوتا ہے :

وضاحت : ذیلی شقوں (5) اور (6) کے مقاصد کے لئے، غیر منقولہ جائیداد 1 کا وہی مطلب ہوگا جو دفعہ 269 یو اے کی شق (ڈی) میں ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 45 درج ذیل ہے:

"حاصل سرمایہ-(1) پچھلے سال میں سرمایہ اثاثوں کی منتقلی سے حاصل ہونے والا کوئی بھی منافع، جیسا کہ دفعہ 53، 54، 54بی، 54ڈی، 54ای، 54ایف اور 54جی میں فراہم کیا گیا ہے' حاصل سرمایہ' کے عنوان کے تحت انکم ٹیکس کے قابل ہوگا اور اسے پچھلے سال کی آمدنی سمجھا جائے گا جس میں منتقلی ہوئی تھی۔

دفعہ 2 (47) جو ایک جامع تعریف ہے، دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی ہے کہ کسی اثاثے کو ترک کرنا یا اس میں کسی بھی حق کو ختم کرنا سرمائے کے اثاثے کی منتقلی کے مترادف ہے۔ اگرچہ، اس میں کوئی

شک نہیں ہے کہ اپیل کنندہ حصص کے سرمائے میں کمی کے باوجود کمپنی کا حصہ دار ہی رہے گا لیکن اس دلیل کو قبول کرنا ممکن نہیں ہے کہ کمپنی کے حصہ دار کی حیثیت سے اس کے حق کا کوئی حصہ ختم نہیں ہوا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ سرمائے کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سرمائے کے اثاثے کی فروخت ہو۔ فروخت ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے تحت منتقلی کے طریقوں میں سے صرف ایک ہے۔ اثاثے کو ترک کرنا یا اس میں موجود کسی بھی حق کو ختم کرنا، جو فروخت کے برابر نہیں ہوسکتا ہے، کو بھی منتقلی سمجھا جاسکتا ہے اور کسی بھی سرمائے کے اثاثے کی منتقلی سے پیدا ہونے والا کوئی بھی منافع یا فائدہ ایکٹ کی دفعہ 45 کے تحت ٹیکس کا مستحق ہے۔

جب حصص کی ظاہری قیمت میں کمی کے نتیجے میں، حصص کا سرمایہ کم ہوجاتا ہے، تو ترجیحی حصص ہولڈر کا منافع یا اس کے حصص کے سرمائے پر حق اور تحلیل ہونے پر خالص اثاثوں کی تقسیم میں حصہ لینے کا حق سرمائے میں کمی کی حد تک متناسب طور پر ختم ہوجاتا ہے۔ جبکہ اپیل کنندہ کو 500 روپے فی حصص کے سرمائے پر منافع دینے کا حق حاصل تھا جو 50 روپے فی حصص پر اس کے وصول شدہ منافع تک کم ہوگیا تھا۔ اسی طرح، اگر تحلیل ہونا تھا جبکہ پہلے ان کا حق 500 روپے فی حصص تھا، تو اب ان کا حق گھٹ کر صرف 50 روپے فی حصص ہوگیا ہے۔ اگرچہ اپیل کنندہ حصہ دار ہی رہتا ہے لیکن حصص کے سرمائے میں کمی کے ساتھ ان حصص کے مالک کی حیثیت سے اس کا حق کم ہوجاتا ہے۔

گجرات عدالت عالیہ نے ایک اور معاملے میں انارکلی سارا بھائی بمقابلہ انارکلی سارا بھائی کے طور پر رپورٹ کیا تھا۔ گجرات کے انکم ٹیکس کمشنر (138) ایل ٹی آر 437 نے اپیل کے تحت فیصلے کی پیروی کی۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں کمپنی کی طرف سے ترجیحی حصص کے سرمائے کی واپسی ہوئی تھی اور حصص داروں کو رقم ادا کی گئی تھی۔ اس میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ حصہ دار کی جانب سے وصول کی جانے والی فیس ویلیو اور ترجیحی حصص کے لیے ادا کی جانے والی قیمت کے درمیان فرق کیپٹل گین ٹیکس سے زیادہ ہے۔ اس نتیجے پر پہنچنے میں گجرات عدالت عالیہ نے موجودہ معاملے میں اپیل کے تحت فیصلے پر عمل کیا تھا۔

انارکلی کے معاملے (سپرا) میں گجرات عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا اور اس عدالت نے انارکلی سارا بھائی بمقابلہ انارکلی معاملے میں چیلنج کیا تھا۔ انکم ٹیکس کمشنر (224) آئی ٹی آر 422 نے

عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ انارکلی کے کیس (سپرا) میں ٹیکس دہندگان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ ترجیحی حصص میں کمی اثاثوں کی فروخت یا دستبرداری نہیں ہے اور اس لئے کوئی حاصل سرمایہ ٹیکس قابل ادائیگی نہیں ہے۔ اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے اس عدالت نے ایکٹ کی دفعہ 2(47) میں لفظ "ٹرانسفر" کی تعریف پر غور کیا اور دفعہ 45 کے ساتھ اس کو پڑھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جب کسی کمپنی کی طرف سے ترجیحی حصص واپس کیا جاتا ہے تو حصہ دار اصل میں کمپنی کو حصص فروخت کرتا ہے۔ کمپنی صرف ترجیحی حصص داروں کو حصص کی قیمت ادا کر کے اور ترجیحی حصص واپس لے کر اپنے ترجیحی حصص کو واپس کرتی ہے۔ یہ مشاہدہ کیا گیا کہ درحقیقت کمپنی حصہ دارز سے ترجیحی حصص واپس خریدتی ہے۔ اس کے علاوہ کمپنیز ایکٹ کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے عدالت نے کہا کہ کسی کمپنی کی جانب سے ترجیحی حصص میں کمی ایک فروخت ہے اور یہ ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے تحت کسی اثاثے کی" فروخت، تبادلہ یا دستبرداری" کے فقرے کے اندر آئے گی۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایکٹ کی دفعہ 2(47) کے تحت لفظ "منتقلی" کی تعریف مکمل تعریف نہیں ہے اور دفعہ 2 کی شق (47) کی ذیلی دفعہ (1) کا مطلب ہے کہ منافع کے لئے کسی بھی سرمائے کے اثاثے سے علیحدگی ایکٹ کی دفعہ 45 کے تحت قابل ٹیکس ہوگی۔ اس سلسلے میں، یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ جب کمپنی کی طرف سے ترجیحی حصص کی واپسی کی جاتی ہے تو، حصہ دار کو اس کے بدلے رقم حاصل کرنے کے لئے حصص کو چھوڑنا یا واپس کرنا پڑتا ہے۔

ہماری رائے میں، انارکلی کے معاملے (سپرا) میں اس عدالت کے مذکورہ بالا فیصلے کا اطلاق فوری معاملے میں ہوتا ہے۔ موجودہ کیس اور انارکلی کے کیس (سپرا) میں فرق صرف اتنا ہے کہ جہاں انارکلی کے معاملے (سپرا) میں ترجیحی حصص کو مکمل طور پر واپس کیا گیا تھا، وہیں موجودہ معاملے میں حصص کے سرمائے میں اتنی کمی آئی ہے کہ کمپنی نے 500 روپے کے ترجیحی حصص کو 450 روپے فی حصص کی حد تک واپس کر دیا تھا۔

ترجیحی حصص کے حوالے سے کمپنی کی ذمہ داری جو پہلے 500 روپے تک تھی اب 50 روپے فی حصص کم ہوگئی ہے۔

کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 100(1)(سی) کے تحت کمپنی کو حصص کے سرمائے کو کم کرنے کا حق حاصل ہے اور ایک طریقہ، جو اپنایا جا سکتا ہے، ترجیحی حصص کی چہرے کی قیمت کو کم کرنا ہے۔ فوری معاملے میں بالکل

یہی کیا گیا ہے۔ انارکلی کے معاملے (سپرا) میں جو حق تھا اس کے 100 فیصد معدوم ہونے کے بجائے، یہاں اپیل کنندہ کے ترجیحی حصص ہولڈر کے طور پر حق 500 روپے فی حصص سے کم ہو کر 50 روپے فی حصص رہ گیا ہے۔ مذکورہ بالا حد تک اس کے حق کو ختم کرنے کی وجہ سے کمپنی کی طرف سے اپیل کنندہ کو 450 روپے فی حصص کی رقم ادا کی گئی ہے۔

ایک اور حق جو بظاہر اس کمی کے نتیجے میں متاثر ہوا ہے وہ ووٹنگ کے حق کے حوالے سے ہے۔ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 87(2)(اے) کے مطابق ترجیحی حصص رکھنے والے کو صرف کمپنی کے سامنے پیش کردہ قرارداد پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہے جو براہ راست اس کے ترجیحی حصص سے منسلک حقوق کو متاثر کرتا ہے۔ مجموعی ترجیحی حصص کے معاملے میں، اگر منافع اجلاس کے آغاز کی تاریخ سے کم از کم دو سال تک ادا نہیں کیا جاتا ہے، تو کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 87(2)(بی) کی بنیاد پر ترجیحی حصص رکھنے والے کو بھی کسی بھی اجلاس میں کمپنی کے سامنے پیش کی جانے والی ہر قرارداد پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ ہمارے مقاصد کے لئے جو چیز اہم ہے وہ دفعہ 87(2)(سی) کی دفعات ہیں جو دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی فراہم کرتی ہیں:

"جہاں کسی ترجیحی حصص کے حامل کو اس ذیلی دفعہ کی دفعات کے مطابق کسی قرارداد پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہے، تو اس حصے کے مالک کی حیثیت سے رائے شماری پر اس کا ووٹنگ کا حق، دفعہ 92 کی دفعہ 89 اور ذیلی دفعہ (2) کی دفعات کے تابع ہوگا، اسی تناسب میں ہوگا جو ترجیحی حصص کے سلسلے میں ادا کیا گیا سرمایہ کمپنی کے کل ادا شدہ مساوی سرمایہ کے برابر ہے۔

لہٰذا، حصص کی قیمت 500 روپے فی حصص سے کم ہو کر 50 روپے فی حصص ہو جانے سے رائے شماری ہونے کی صورت میں اپیل کنندہ کے ووٹ کی قیمت کافی حد تک کم ہو جائے گی۔ سرمائے کے اثاثے میں حق میں اس طرح کی کمی واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 2(47) میں اس اظہار کے معنی کے اندر منتقلی کے مترادف ہوگی۔

آر ایم امین کے کیس (سپرا) کا فیصلہ اپیل کنندہ کے لئے کوئی مددگار ثابت نہیں ہوسکتا ہے۔ اس معاملے میں، کمپنی رضاکارانہ طور پر تحلیل ہوگئی تھی اور ٹیکس دہندگان کو اس رقم کی نقد رقم ملی تھی جو اس نے حصص

کے لئے ادا کی تھی۔ یہ خیال کیا گیا تھا کہ جب کوئی حصہ دار کسی کمپنی کے خالص اثاثوں کی تقسیم پر اپنے حصے کی نمائندگی کرنے والی رقم وصول کرتا ہے، تو وہ اس حق کی تسکین میں رقم وصول کرتا ہے جو اس کے حصص کی بنیاد پر ہے نہ کہ کسی بھی لین دین کے کسی آپریشن سے جو فروخت کے مترادف ہے، سرمائے کے اثاثوں کا تبادلہ، دستبرداری، منتقلی یا سرمائے کے اثاثوں میں کسی بھی حق کو ختم کرنا۔ کمپنی کی تحلیل پر کنٹری بیوٹرز کو ملنے والی ادائیگیاں ٹرانسفر کے زمرے میں نہیں آئیں گی اور یہی وجہ ہے کہ آر ایم امین کے کیس (سپرا) کو اس عدالت نے انارکلی کے معاملے میں ممتاز کیا تھا۔

ہماری رائے میں عدالت عالیہ کا اس نتیجے پر پہنچنا درست تھا کہ سارا بھائی لمیٹڈ میں ترجیحی حصص میں 4 کمی کے نتیجے میں اپیل کنندہ 28710 روپے کے حاصل سرمایہ پر حاصل سرمایہ ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔

آر۔ڈی۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.08.03 15:38
I am the author of this
document